مگر ان اشعار کی ایک اہم خصوصیت یہ ضرور ہے کہ یہاں شدت اور سنجیدگی کی بجائے ظرافت اور خوش طبعی کے عناصر کی فراوانی ہوتی ہے — چنانچہ اسی لئے یہ قابل برداشت بھی ثابت ہوتے ہیں —

(رند اور زاہد کی اس کشمکش سے متعلق ایک اور خیال انگیز نکتہ یہ ہے کہ زاہد زندگی کی تکرار اور یکسانیت کا نمائندہ ہے اور اسی لئے آداب و قواعد کے تحت ایک سپاہی کی طرح سر تسلیم خم کرنا ہی کامرانی کے لئے ضروری تصور کرتا ہے) — اس کے برعکس رند میں انفرادیت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اور اس اعتبار سے تخلیقی صلاحتیں بھی اسے حاصل ہوتی ہیں — نتیجۃً وہ بغاوت جدت اور تخلیق کے علم بردار کی حیثیت سے زندگی کے رسمی قواعد وضوابط کو بنظر تحقیر دیکھتا ہے اور زاہد کے میکانیکی عمل کو خندۂ استہزا میں اڑا دیتا ہے [1]

(اردو شاعری میں زاہد سے چھیڑ چھاڑ کی رو اس نفسیاتی وجہ کے علاوہ اپنے زمانے کی سماجی بدنظمی قنوطیت اور ماحول کے نت نئے قواعد وضوابط کے خلاف ایک رد عمل کے طور پر بھی نمودار ہوئی) — غور کریں تو اس طویل زمانے میں جمہوریت کے تصور کی عدم موجودگی اور قومی کردار کی بزدلی و ناکردگی کے باعث ملک کے حساس انسانوں کے ایک طبقے نے سیاسی و سماجی مسائل

---

١ — برگساں کے مطابق ہم انسانوں پر اس وقت ہنستے ہیں جب ان کی لچک میکانکی عمل میں تبدیل ہو جاتی ہے —